لهم البشرىٰ في الحيوٰة الدنيا وفي الآخرة

مجتبیٰ: حصہ دوم

بہجۃ القلوب

فی

مبشرات النبی المحبوب صلی اللہ علیہ وسلم

جس میں

بذریعہ مکاشفہ قطب العالم حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا صاحب دامت برکاتہم

کے متعلق حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے چالیس بشارتیں درج ہیں

مرتبہ

محمد اقبال مدینہ منورہ

ادارۂ اسلامیات

۱۹۰ - انارکلی، لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بَہجَۃُ القُلُوبُ

فی

مُبَشَّرَاتِ النَّبِی المَحبُوبِ ﷺ

مُرتّبہ

حَضرت اقدس صُوفی **مُحمّد اقبَال** صَاحب (مدنی)

معاونت خصوصی برائے ترتیب و کمپوزنگ

حضرت جناب آفتاب احمد (مدینہ منورہ)

ترتیب و کمپوٹر کمپوزنگ: محمد نور باری

مکتبہ اقبالیہ

نور حراء پبلیشرز

ای میل: noorbari786@gmail.com فون: 0092-312-2502281

۲۱ رجب المرجب ۱۴۴۳

پہلی بار ______ شعبان ۱۴۰۱ھ

طباعت ______ نفیس پرنٹرز لمٹیڈ پٹیالہ گراؤنڈ لاہور

باہتمام ______ صغیر احمد ۱۷۸/ انارکلی لاہور

کتابت ______ محمد انور جامعہ اشرفیہ لاہور

قیمت ______ ۶ روپے

ملنے کے پتے

ادارہ اسلامیات ۱۹۰/ انارکلی لاہور

دارالاشاعت اردو بازار کراچی ۱

مکتبہ رشیدیہ غلہ منڈی ساہیوال

ادارۃ المعارف کراچی ۱۴

کتب خانہ یحیوی مظاہر علوم سہارنپور

المکتبۃ الامدادیہ ۔ باب العمرۃ مکۃ المکرمہ

مکتبہ دارالعلوم کراچی نمبر ۱۴

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مرتب کا اعترافِ جرم

بندہ نے سب سے پہلے ایک مختصر رسالہ حضرت شیخ الحدیث زید مجدہم کے حالات میں لکھا تھا اس وقت حضرت کا قیام مدینہ منورہ میں نہیں ہوتا تھا اسلیئے اسکو شائع کرنے یا نہ کرنے کی اجازت حاصل کرنیکا خیال بھی نہیں آیا کہ چند اپنے ساتھ بیتے ہوئے عبرت آموز واقعات تھے لیکن اسکے بعد بندہ کی ہر تحریر بحضرت کی اجازت بلکہ حکم سے طبع ہوئی جس کا تفصیل پر اظہار بھی کردیا گیا ہے لیکن گزشتہ دنوں صرف ایک رسالہ محبتیں حصہ اول کے شروع میں یہ لکھدیا تھا کہ یہ رسالہ حضرت کی اجازت کے بغیر طبع کرا رہا ہوں اسی جگہ اس جرم کی ضرورت و مصالح تفصیل سے بیان کردیئے تھے تاہم اس کے تمام مضامین متفرق طور پر حضرت کی آپ بیتی اور کئی جگہ حضرت کے حالات میں چھپ چکے تھے بندہ نے صرف یکجا جمع کردیا تھا لیکن اسی رسالہ "محبتیں" کا دوسرا حصہ جو مبشرات کے متعلق ہے اس کا چھپنا حضرت اقدس کے مزاج مبارک کے بالکل خلاف ہے اور دوستوں میں جنکو طبع کرانے کا علم ہوا ان میں سے بعض حضرات نے بھی حضرت کی ناگواری کے ڈر سے طبع ہونا مناسب نہیں سمجھا خصوصاً محترم مولانا عبد الحفیظ کی رائے بھی چھاپنے کی نہیں تھی لیکن بہت سے دوسرے مخلص احباب اور بندہ کا خیال ہے کہ ضرور چھاپا جائے حضرت حکیم الامت تھانوی کی سوانح اور دیگر بزرگوں کی سوانح خدام نے انکی حیات مبارکہ میں چھاپی جن میں کرامات و مکاشفات کا باب بھی ہوتا ہے حضرت شیخ الاسلام مدنی قدس سرہٗ نے اپنے خود نوشت سوانح (نقش حیات) میں اپنے مبشرات خود ذکر فرماتے ہیں اور بزرگوں کے وصال کے بعد تو ایسی چیزوں کو کثرت سے شائع کرنے کا معمول رہا ہے مگر بندہ کے ناقص فہم میں یہ ہے کہ بزرگوں کی تعلیمات ملفوظات وغیرہ تو انکی حیات اور وصال کے بعد بھی ہمیشہ کیلئے مفید ہوتے ہیں لوگ ان سے راہنمائی حاصل کرتے ہیں لیکن ایسی باتیں جن سے ان کے مرتبے اور مقام کا علم ہو ان پڑھنے والے کا صرف جی خوش ہوجاتا ہے اگر عقیدت پیدا ہوئی تب بھی نفع تو ان کی تحریری ملفوظات اور ان کے علمی اور عملی کارناموں کے علم ہی سے کچھ ہوسکے گا لیکن ان کی ذات سے نفع اٹھانیکا موقعہ ہاتھ سے نکل جاتا ہے اور بذریعہ کتاب انکے علوم سے استفادہ لینا اور بزرگوں

کی ذات سے استفادہ کرنے میں زمین و آسمان کا فرق ہے اسی وجہ سے ارشاد و ہدایت کے سلسلوں میں وقت کے اولیاء کی صحبت اور مشائخ سے تعلق کی ضرورت اب تک چلی آرہی ہے جس سے نہ تو مکہ اور مدینہ جیسے مقدس مقامات کا رہنے والا مستغنی ہو سکتا ہے نہ ہی تمام اولیاء متقدمین کے علوم کسی حافظ کو وہ علوم اصلاح اور حصول نسبت کیلئے کافی ہو سکتے ہیں لہذا بزرگوں کی زندگی میں ان سے عقیدت و محبت کے جو اسباب اختیار کیے جائیں وہ سب خیر اور مفید ہیں اگر کسی کو استفادہ کی توفیق نہ ہوگی تو کم از کم مخالفت اور اعتراض کے وبال سے تو بچ جائیگا کہ اولیاء کی بے ادبی اور مخالفت بہت سخت چیز ہے اور انکو اذیت دینے والے کیلئے تو اللہ ذوالجلال کی اعلان جنگ ہے من عادی لی ولیاً فقد آذنتہٗ بالحرب (الحدیث)

جس کا نتیجہ نعوذ باللہ سوء خاتمہ اور ہدایت سے محرومی ہوتا ہے لہذا اپنے بھائیوں کی خیر خواہی کیلئے اس اقدام کا خیال ہوا لیکن حضرت کے تکدر کی وجہ سے تردد بھی تھا۔ لیکن ایک روز جامع شریعت و طریقت حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی قدس سرہٗ کے مبشرات و ثمین کا نمونہ سامنے آنے پر بندہ کو اطمینان کیلئے کسی مزید دلیل کی ضرورت نہیں رہی اور حضرت سے اجازت نہ حاصل ہو سکنا امر دیگر ہے خود حضرت اقدس نے تیس برس اس کا درس دیا اور اجازتیں دیں۔ ان کے بعد حضرت مولانا اسمٰعیل شہیدؒ جیسے محتاط نے صراطِ مستقیم میں اپنے شیخ حضرت سید صاحب قدس سرہٗ کے متعلق حضرت سید صاحب ہی کی بیان فرمودہ منامات و مبشرات بیان کر کے اپنے شیخ کے مرتبہ کو واضح کیا ہے۔

بندہ نے جو منامات کسی صاحب کے مخالف پڑتے تھے ان کو درج نہیں کیا روزنامچے سے نقل کر کے اپنے پاس محفوظ کر لیا ہے تاکہ کبھی ضرورت پڑی تو شائع کرنے میں سہولت رہے۔

اللہ تعالیٰ نیت و مقصد کو جاننے والے ہیں انکے کرم سے اس جرم کی معافی کی امید ہے بلکہ یہ جرم بندہ کے باقی لاتعداد جرائم کا کفارہ قرار دیدیا جائے تو ان کے کرم سے بعید نہیں۔ یہ علیحدہ بات ہے کہ اس روح پرور رسالہ کا مطالعہ بعض کو سخت ناگوار ہوگا۔ بندہ کو یہ تمام منامات و مکاشفات حضرت کے ذاتی روزنامچے سے نقل کرنیکا موقع مل گیا تھا حضرت کے روزنامچے کا حوالہ مع تاریخ دن اس کے مستند ہونے کیلئے کافی ہے

فقط

محمد اقبال ..... مدینہ منورہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مقدمہ از مرتب

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

امّا بعد! احقر کا رسالہ محبتیں جس میں حضرت شیخ الحدیث زید مجدہ واطال اللہ عمرہ کے کمالات علمیہ وعملیہ کا بہت مختصر تعارف کرانے کے بعد اکابر اولیائے مقربین اور راسخین فی العلم والعمل کی شہادات عادلہ تحریری نقلیں اور آپ کا مخدوم العالم ہونا ظاہر کیا تھا۔ اب گو مقبولیت ومحبوبیت عام ہو چکی ہے لیکن چونکہ قطب العالم شیخ زیدہ مجدہٗ کا منصب رفیع نبوت کی نیابت جس کا مقتضیٰ اصلاح خلق ہے کمال بداھت چاہتا ہے۔ اس لیے عالم منام اور عالمِ واقعہ کے مبشرات سے بھی خود آپ کو اور آپ کے خواص متوسلین کو جتایا گیا ہے کہ ولایت میں آپ قطب الاقطاب ہیں۔ ان باتوں کا اظہار اگر حضرت کی طرف سے ہو تو تحدیث بالنعمۃ کی وجہ سے ازدیاد نعمت کا باعث ہے جیسا کہ محبتیں حصہ اول کے شروع میں مفصل بیان ہو چکا ہے۔ دوسری طرف امّتِ مرحومہ کو اس کے جاننے کی ضرورت اور شوق ہے تاکہ ہر خاص وعام کو تنبیہ ہو جائے اور اپنی غفلت پر کفِ افسوس نہ ملنا پڑے اور آپ کا حجۃ اللہ فی الارض ہونا کالشمس فی نصف النہار ہو کر عالم میں آشکارا ہو جائے۔ لِيَهْلِكَ مَنْ هَلَكَ عَنْ بَيِّنَةٍ وَيَحْيٰى مَنْ حَيَّ عَنْ بَيِّنَةٍ یعنی تاکہ مرے جس کو مرنا ہے قیام حجت کے بعد اور جیے جس کو جینا ہے قیام حجت کے بعد۔

حضرت کی ناگواری کے خوف سے بندہ مبشرات کو شائع کرنے کی جرأت نہیں کرتا تھا کہ بندہ کے دل میں آیا کہ حضرت شاہ ولی اللہ امیر المومنین فی الحدیث

قدس سرہ نے جن کو مُسندِ ہند کہا جاتا ہے کہ ان کے بغیر ہندوستان میں کوئی محدّث نہیں ہوا اپنے مبشرات کو خود ایک رسالہ کی شکل میں مرتب فرمایا جس کا نام الدرالثمین فی مبشرات النبی الامین رکھا اور اپنے مبشرات کی اہمیت اور شان کو اس طرح واضح کیا کہ حمد و صلوٰۃ کے بعد فرماتے ہیں "یہ چالیس حدیثیں ہیں جو خواب میں یا مکاشفہ میں حضور اکرم صلّی اللہ علیہ وسلّم سے روایت کی گئی ہیں کہ میں نے اس رسالہ میں جمع کر دی ہیں ان میں سے بعض کو تو میں نے بلا واسطہ روایت کی ہیں اور بعض میں ایک واسطہ اور بعض میں دو دو اور دو سے زائد واسطے بھی ہیں۔

لہٰذا بندہ بھی حضرت شیخ زید مجدہم کے متعلق حضور اکرم صلّی اللہ علیہ وسلّم کے عالمِ واقعہ اور عالمِ مکاشفہ کے چالیس ارشادات جمع کر دے تو یہ اس نوع میں حضرت شاہ ولی اللہ صاحبؒ کی درثمین کا اتّباع ہو جائے گا اس خیال کے آنے سے بندہ کو بہت خوشی ہوئی اور اس کو مرتب کرنے کی سعادت پر شرح صدر ہو گیا اور انشاء اللہ حضرت کی ناگواری کا خطرہ بھی نہ رہا لہٰذا آج بروز بدھ ۱۸ جمادی الثانی ۱۴۰۱ھ اس مبارک رسالہ کو شروع کر دیا اللہ تعالیٰ قبول اور نافع فرمائے اور حضرت کے تکدر سے محفوظ فرمائے۔ آمین۔

مکاشفات کی شرعی حیثیت

منامات اور مکاشفات کے بارے میں عام طور پر افراط و تفریط پائی جاتی ہے اس لئے مناسب ہے کہ اس بارے میں اکابر کے ارشادات نقل کر دیئے جائیں۔

نمبر ۱:۔ حضرت گنگوہی قدس سرہٗ اپنی کتاب امداد السلوک میں تحریر فرماتے ہیں کہ حق تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ انھوں نے (یعنی حضرت یوسف علیہ السلام نے

نبوت سے پہلے) اپنے والد یعقوب علیہ السلام سے کہا "اے میرے باپ میں نے گیارہ ستاروں اور آفتاب و مہتاب کو دیکھا خواب میں ان کو دیکھا کہ مجھے سجدہ کر رہے ہیں" اور حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اچھی خواب نبوت کا چالیسواں حصہ ہے پس معلوم ہوا کہ جب سالک ریاضت اور مجاہدہ شروع کرتا ہے اور نفس و قلب کی تزکیہ و تصفیہ اور مراقبہ میں کوشش کرتا ہے تو اس کا عالم ملکوت پر گزر ہوتا ہے اور اسی لیئے ہر مقام پر اس کی حالت کے مناسب واقعات کا کشف ہونے لگتا ہے۔ کبھی بطریق مکاشفہ اور کبھی صالح خواب میں اور کبھی بطریق واقعہ۔ پس ذکر اور استغراق کی حالت میں کہ سارے محسوسات اس سے غائب ہوجاتے ہیں۔ جب غیبی معاملات کے حقائق میں کسی مضمون کے منکشف ہونے کا اتفاق ہوتا ہے تو اس وقت اگر سالک سونے اور جاگنے کے بین بین حالت میں ہوتا ہے تو صوفیاء کرام کی اصطلاح میں اس کشف کو واقعہ کہتے ہیں۔ اور عین بیداری اور حضور میں ہوتا ہے تو مکاشفہ کہتے ہیں اور اگر سویا ہوا ہوتا ہے تو رویا صالحہ کہتے ہیں اور خواب کبھی تو سچی اور واقعہ کے مطابق ہوتی ہے اور کبھی جھوٹی مگر مکاشفہ ہمیشہ سچا ہوتا ہے اس لیے کہ حق تعالیٰ روح کے بدنی پردوں سے مجرد ہونے کی حالت میں دکھلاتا ہے اور اکثر مقامات میں نفس روح کے ساتھ شریک ہوجاتا ہے اور سچ جھوٹ کے ساتھ مخلوط ہوجاتا ہے پس جو کچھ سچ ہو وہ روح کا معلوم کیا ہوا ہے اور جو جھوٹ ہے وہ نفس کا معلوم کیا ہوا ہے کیونکہ سچ روح کی صفت اور جھوٹ نفس کی صفت ہے اور سچی خواب نبوت کا جزو ہے چنانچہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی روایت سے ثابت ہوچکا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وحی کا ابتدائی حصہ سچی خوابیں تھیں۔ بعض مکاشفے ایسے ہوتے ہیں کہ دنیا ہی کی مسافت بعیدہ والی چیزوں کو دیکھ لیتے ہیں چنانچہ سرور دو عالم صلی اللہ علیہ

وسلم پر مسجد اقصیٰ مکشوف ہوگئی تھی اور آپ نے اس کے ستون شمار کر کے بتا دیئے تھے اور اسی قسم میں یہ مکاشفہ داخل ہے کہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے فرمایا تھا مجھے یوں القا ہوا ہے کہ بنت خارجہ (زوجۂ خود) کے شکم میں لڑکی ہے چنانچہ لڑکی ہی ہوئی۔ اور ایسا ہی مکاشفہ فاروقی بہت مشہور ہے کہ "نہاوند" کی جنگ کا نقشہ ممبر پر خطبہ دیتے ہوئے ظاہر ہوگیا وہیں سے حضرت ساریہ کو ھدایات دیں اور ساریہ کو بھی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی آواز سنائی دی گئی۔ اسی قسم کے مکاشفات مشائخ کرام کے واقعات میں بکثرت اور اتنے مشہور ہیں کہ شمار سے باہر ہیں۔

نمبر ۲:- رویا صالحہ کے نبوّت کا جزو ہونے کے مطلب اور تشریح میں علماء کا طویل کلام ہے اور یہ کہ رویا صالحہ میں کونسی چیز زیادہ معتبر اور افضل ہے اس میں بھی بہت اختلافات بیان ہوئے ہیں جو اس فن کی کتب میں درج ہیں یہاں تو صرف اتنا عرض کرنا ہے کہ قرآن وحدیث میں اس لائن کا ثبوت ہے اور جو بعض لوگ ان باتوں کا انکار کر دیتے ہیں یا ان چیزوں میں جاہل صوفیوں کا غلو اور ان کا مکاشفات سے احکام شرعیہ نکالنے کی غلط کاری سے متاثر ہو کر صلحاً کے سچے مکاشفات کو بھی خرافات اور اوہام قرار دیتے ہیں یہ ان کی بے انصافی اور ناواقفیت کی بات ہے۔

نمبر ۳:- حضرت علامہ عبدالوہاب شعرانی رح فرماتے ہیں کہ اگرچہ الفاظ منزّلہ مشروع کا دروازہ بند ہو چکا ہے لیکن ان علوم کی حقیقت و معارف اور دقائق کا دروازہ بند نہیں ہوا۔ یہ حقائق وقتاً فوقتاً کامل عارفوں کے دلوں پر نازل ہوتے رہتے ہیں اور یہ دروازہ تا قیامت کھلا رہے گا تاکہ ہر زمانے میں ان کے ذریعہ سے صاحب استعدادوں کو فائدہ پہنچتا رہے۔ (بحوالہ انوار قدسیہ)

نمبر۴:۔ رسالہ "عربی زبان کی فضیلت" میں حضرت اقدس شیخ زید مجدہٗ اپنے متعلق بشارات کے بارے میں فرماتے ہیں کہ مالک کے انہی انعامات (اولیاء اللہ کی محبتیں) میں اپنے اور اپنے پاک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دربار کی بار بار حاضری اور بچپن اور حال کے بشارات جو اس ناکارہ نے تو کم دیکھے مگر میرے دوستوں نے بہت دیکھے اور حجاز مقدس کے اسفار میں بہت بڑھ گئے جن کے متعلق میں دوستوں کو منع کرتا رہتا ہوں کہ اس کا تذکرہ بھی نہ کریں اور کہیں چھاپیں بھی نہیں اس لئے کہ یہ ساری چیزیں حسن خاتمہ پر موقوف ہیں۔ اگر مالک اپنے لاتعداد ولاتحصی انعامات میں حسن کا خاتمہ کی دولت سے بھی مالا مال فرمائیں تو یہ سب کچھ موجب مسرت ہے اور خدا نہ کرے کہ میری بداعمالیاں غالب آجائیں تو یہ ساری حسرت ہی حسرت ہے۔

حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کا مشہور ارشاد ہے کہ اِنَّ الحیی لا تؤمن علیہ الفتنۃ کہ زندہ پر فتنے کسی وقت بھی اطمینان نہیں ہوسکتا اور حضرت شیخ الاسلام مدنی قدس سرہٗ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی ذات سے بہترین خوابوں پر امیدیں باندھنی اور جناب باری عزاسمہ کی رحمتوں پر نظر رکھنا ہمیشہ بندوں کا فریضہ ہے۔

نمبر۵:۔ منامات اور مکاشفات کی اہمیت اور حیثیت میں صاحب مکاشفہ کی شخصیت کو بڑا دخل ہے۔ مکاشفہ میں اس کے باطنی حالات یعنی باطنی صفائی اور کدورت کا بڑا دخل ہو جاتا ہے اس لیے بندہ نے مکاشفات کے بیان میں اس کا التزام کیا ہے کہ سینکڑوں مکاشفات میں سے صرف چالیس مکاشفات اور منامات ہی درج کیے ہیں جو کہ یا تو خود حضرت اقدس کے ہیں یا حضرت کے خاص خلفاء صاحب نسبت وعلم اور باطنی

ادراک رکھنے والے [illegible] نے بیان کیے اور ان کو حضرت اقدس نے اپنے [illegible] کرانے کے قابل قرار دیا سچے مکاشفات والے حضرات میں صفائی قلب اور فہم وفراست کے علاوہ کچھ طبعی خصوصیات مثلاً یہ استعداد کہ مراقبہ کے وقت دوسرے محسوسات سے غائب ہو کر طبیعت کو ایک طرف ہمہ تن متوجہ کر لینے کی صلاحیت، ہو اس یکسوئی والی خصوصیت کے لیے بزرگی بھی لازم نہیں حتیٰ کہ غیر مسلموں میں بھی پائی جا سکتی ہے جس کی وجہ سے کشفِ الٰہی تو نہیں کشفِ کونی ان کو بھی حاصل ہو جاتا ہے لہٰذا صاحبِ مکاشفہ کی شخصیت کو سمجھنا بہت مشکل ہے اور اس بیان میں بہت تفصیل ہے اس لیے اختصار کے پیشِ نظر اصحابِ مکاشفہ کے اسماءِ مبارکہ اور ان کے حالات درج نہیں کرتا کہ وہ عام سمجھ سے بالا ہیں اور یہ بھی ممکن ہے کہ کسی صاحب کا کوئی پہلو دیگر اوصافِ حمیدہ ضروریہ کے ساتھ ناقص ہو۔

تنبیہ :۔ جن رؤیاءِ صالحہ اور مکاشفات میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت اور حضورؐ کے ارشادات ہوئے ہوں ان کی اہمیت وصداقت ظاہر ہے کہ بخاری ومسلم میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے مجھ کو خواب میں دیکھا اس نے مجھ کو ہی دیکھا کیونکہ شیطان میری صورت میں متمثل نہیں ہو سکتا

ف :۔ فضائل درود شریف میں حضرت شیخ زید مجدھم فرماتے ہیںؒ کہ جس شخص نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا اس نے یقیناً اور قطعاً حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی۔ روایاتِ صحیحہ سے یہ بات ثابت ہے اور محقق ہے کہ شیطان کو اللہ تعالیٰ نے یہ قدرت نہیں عطا فرمائی کہ وہ

خواب میں آکر کسی طرح اپنے کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہونا ظاہر کرے مثلاً یہ کہ میں نبی ہوں یا خواب دیکھنے والا شیطان کو نعوذ باللہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سمجھ بیٹھے۔ انتہی

بزرگوں نے فرمایا ہے کہ یہ اس لئے نہیں ہو سکتا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اسم مبارک ہادی کے مظہر اتم ہیں بشیطان کی دخل اندازی سے ہادیت کی اس شان کا کمال نہ رہتا اور یہ وجہ مکاشفہ کی زیارت ہونے میں بھی پائی جاتی ہے گو حدیث شریف میں اس امر کی صراحت تو خواب ہی سے متعلق ہے لیکن چونکہ خواب مکاشفہ اور واقعہ تینوں صورتیں مغیبات کے کشف کی ہیں۔ اور ان سب میں استغراق اور محسوسات سے غائب ہونا امر مشترک ہے اور پھر بعض کے نزدیک مکاشفہ خواب سے بڑھ کر بھی ہے جیسا کہ امداد السلوک کی عبارت میں اُوپر گزر چکا اسی صورت میں مکاشفہ کی زیارت بدرجہ اولیٰ حق ہوگی۔ واللہ اعلم بحقیقۃ الحال۔

اب حضرت شیخ کے متعلق چالیس مکاشفات درج کرتا ہوں۔

(۱)

کتب فضائل کی قبولیت بارگاہِ رسالت میں اور حضرت علامہ بنوریؒ کی حالت

۱/۸/سنہ ۱۳۹۷ھ

۴/۱۱/سنہ ۱۹۷۷ء اس شب میں ایک بزرگ نے دیکھا کہ حضرت شیخ زید مجدہٗ حاضر ہیں ۔ بیٹھے ہیں ۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ذرا اونچی جگہ پہ تشریف فرما ہیں ۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس متعدد کتب ایسی خوشنما جلد کہ نگاہ بھی نہیں جمتی ۔ ان میں سب سے اوپر حضرت شیخ کی فضائل حج پھر فضائل درود شریف پھر حکایات صحابہ اور اس کے نیچے دوسری کتب ہیں ۔ اسی میں تھوڑی دیر میں حضرت مولانا محمد یوسف بنوریؒ صاحب نہایت خوش پوش ہنستے ہوئے آئے ۔ ان کے سر پر لشادری عمامہ گول سا بندھا ہوا ہے ۔ ان کے آنے پر حضرت شیخ اٹھے اور معانقہ کیا ۔ مولانا نہایت خوش ہیں ۔ حضرت نے پوچھا کہ کیا گزری ؟ تو انھوں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف اشارہ کر کے کہا کہ ان کی برکت سے بہت اچھی گزری ۔ حضرت نے کہا کہ ان کی برکتیں تو سب پر ہیں ۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دونوں حضرات کی گفتگو سن رہے ہیں اور تبسم فرما رہے ہیں ۔ (یہ مکاشفہ حضرت مولانا بنوریؒ کی وفات کے فوراً بعد کا ہے)

(۲)

رسالہ شریعت وطریقت کا تلازم کی تعریف کا حکم

یکم جمادی الثانی سنہ ۱۳۹۶ھ مطابق ۱۰ رمئی سنہ ۱۹۷۶ء بروز پیر آج ایک بزرگ نے رسالہ داڑھی کا وجوب کی تعریب شروع کی (یعنی عربی میں ترجمہ شروع کیا) ۔ آج عشاء کے بعد روضۂ اقدس پر حاضری پر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے

دستِ مبارک میں کچھ کاغذات دیکھے، موصوف نے سمجھا کہ میری تعریف کے کاغذات ہیں۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی تعریف پر اظہارِ مسرت فرمایا اور یہ بھی فرمایا کہ شیخ الحدیث کے رسالہ شریعت و طریقت کی بھی تعریب کرو (الحمد للہ کہ عربی ترجمہ ہو کر چھپ گئی)

(۳) حضرتِ اقدس شیخ زید مجدہٗ کا مبارک خواب

آج صبح جمعۃ المبارک ۱۱ / رجب ۱۴۰۱ھ احقر محمد اقبال حضرت شیخ زید مجدہم کی خدمت میں حاضر ہوا دیکھا کہ حضرت بہت خوش تشریف فرما ہیں۔ فرمایا آج بہت اچھا خواب آیا پھر مندرجہ ذیل خواب سنایا جس کو بیان حضرت کے روزنامچے سے نقل کرتا ہوں۔

"رات کو نیند تو کئی دن سے نہیں آرہی ہے مگر کسی وقت اونگھ سی آجاتی ہے۔ شب میں زکریا نے خواب دیکھا کہ میری اوجزؔ کا مسودہ پورا ہو گیا میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کرنے کو چلا، داہنی طرف علامہ زرقانی اور بائیں طرف علامہ باجی میرے ساتھ ہیں۔ میں جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پہنچا تو حضور کے ہاتھ میں اوجز کے مطبوعہ فارم تھے اور وہی تھے جن کا مسودہ میں لے کر گیا تھا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم بہت مسرت فرما رہے تھے اور بہت دعائیں دیں جو مجھے یاد نہیں اس خواب سے بہت مسرت ہوئی اوجز کے بارے میں مقبول ہونے کی امید ہوئی۔

لے: اوجز سے مراد حضرت شیخ کی تالیف اوجز المسالک شرح موطا امام مالکؒ ہے۔

اوجز اور بذل میری ہی کتابیں ہیں

۱۹/رجب ۱۳۹۸ھ بروز بدھ مولانا عبدالحفیظ صاحب نے اپنے پریس کے واسطے ذکر کیا (مراقبہ میں) کہ پریس لگ رہا ہے اس کے لیے دعا فرمائیں۔ کہ آپ کی کتابوں کی اس میں قبولیت اور افادیتِ عامہ کے ساتھ اشاعت ہو۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بذل۔ اوجز۔ لامع (حضرت شیخ کی شرح حدیث) میری ہی کتابیں ہیں۔ پریس کے لیے دعا کی درخواست پر فرمایا "مقبولة مباركة انشاء الله"

ف :۔ حضرت شیخ زید مجدہٗ فرماتے ہیں کہ اس بندہ پر اللہ رب العزت کے جو بہت ہی عظیم الشان انعامات اور بے شمار احسانات ہیں ان میں سے ایک یہ ہے کہ اس بندہ نے جس قدر فضائل کے رسائل تالیف کیے ہیں مثلاً فضائلِ قرآن اور فضائل حج وغیرہ اور ان کے علاوہ جو کتابیں تالیف کی ہیں، ان سب رسائل اور کتب کے بارے میں اس بندہ کو یا اس کے بعض مخلص اصحاب کو رؤیا صالحہ اور مبشرات سے نوازا گیا اس میں سے دو تین یہاں درج کرتا ہوں۔

فضائلِ حج کے متعلق رؤیا صالحہ

لے :۔ رائے پور شریف کی خانقاہ میں ایک ذاکر شاغل بزرگ مولانا خدابخش صاحب مقیم تھے۔ انھوں نے ایک روز خواب دیکھا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت شیخ بیت اللہ شریف کی تعمیر کر رہے ہیں۔ انھوں نے اپنا خواب حضرت رائپوری قدس سرہٗ کی خدمت میں عرض کیا۔

حضرت اقدس نے اپنی عادت شریفہ کے مطابق فرمایا کہ اس کی تعبیر حضرت شیخ سے پوچھنا۔ حضرت شیخ رائے پور جب تشریف لے گئے تو یہ خواب بیان ہوا اور تعبیر پوچھی گئی۔ حضرت شیخ نے فرمایا کہ میں آج کل رسالہ فضائل حج تالیف کر رہا ہوں۔ انشاء اللہ رسالہ بیت اللہ شریف کی تعمیر روحانی میں معین ہوگا۔ چنانچہ ہزاروں خطوط اس نوع کے پہنچے کہ اس رسالہ سے حج و زیارت میں بہت لطف آیا۔

عمرات النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا سبب تالیف

ب :۔ حضرت شیخ زید مجدہٗ فرماتے ہیں کہ جب میں رسالہ حجۃ الوداع کے سننے سے فارغ ہوا تو میں نے جمادی الاولیٰ کی پہلی بدھ کو دوپہر کے قیلولہ میں یہ خواب دیکھا کہ ایک شخص مجھے حکم دیتا ہے کہ میں جزء حجۃ الوداع کی تکمیل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عمروں کے بیان سے کروں اور اس نے کہا کہ جزء حجۃ الوداع کی تکمیل کے لیے آپ کے عمروں کی تفصیل ضروری ہے۔ پس خواب ہی میں میں نے اس حکم کی تعمیل کی اور کاغذ قلم لے کر اپنے قلم سے لکھنے لگا۔ اس وقت گویا مجھے نہ آنکھ کی تکلیف ہے نہ کوئی اور عارضہ ہے اور میں نے خواب ہی میں "حدیث جعرانہ" کے دو جملوں کی شرح لکھ دی۔ پہلا جملہ جامع الطریق المدینہ اور دوسرا جملہ فاصبح بمکۃ کبائت اس کے بعد خواب ہی میں ایک تبلیغی جماعت کے لیے گیا۔

رسالہ حجۃ الوداع کا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا سماع فرمانا

حضرت شیخ زید مجدہٗ فرماتے ہیں کہ رسالہ "جزء عمرات" جب اختتام کے قریب

پہنچا تو ہمارے ایک مخلص دوست جناب الحاج سلمان اذیلفی نے (جو مدت تک مدینہ منورہ میں اس بندہ کے پاس رہ کر اورادواشغال میں مشغول رہے اور سعادت حج سے بہرہ ور ہونے کے بعد سہارنپور آئے اور سفر و حضر میں ہمیشہ میرے ساتھ رہتے ہیں۔) ایک خواب دیکھا جس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ رسالہ حضرت سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ عالی میں شرف قبول سے سرفراز ہوا۔ الحاج سلیمان کے الفاظ میں خواب کا متن درج ذیل ہے۔

"میں نے خواب دیکھا کہ میرے دل میں زیارت نبوی کا داعیہ پیدا ہوا اور میں مدینہ منورہ کی طرف پیدل چل کھڑا ہوا۔ ابھی تھوڑی دور چلا تھا کہ مجھے دور سے حرم نبوی نظر آنے لگا۔ دریں اثنا کہ میں حرم شریف کی طرف جا رہا تھا اچانک میں اپنے تئیں آپ کے (یعنی حضرت شیخ کے) حجرے کے سامنے کھڑا پاتا ہوں۔ بہت سے لوگ حجرے کے باہر کھڑے ہیں اور مولانا محمد یونس صاحب استاذ حدیث مظاہر علوم سہارنپور حجرہ سے باہر آرہے ہیں اور مجھ سے کسی نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حجرہ کے اندر رونق افروز ہیں۔ یہ کہتے ہوئے اس نے مجھے داخل ہونے کا اشارہ کیا۔ میں اندر گیا تو فرحت و مسرت کو ضبط نہ کر سکا اور میرے جسم میں گویا بجلی کی لہر دوڑ گئی۔ میں نے دیکھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آپ کی چارپائی کے سرہانے کی جانب تکیہ لگائے تشریف فرما ہیں، سفید دستار زیب سر ہے۔ ریش مبارک سفید ہے اور آنکھوں پر چشمے لگا رکھے ہیں۔ میں نے سلام عرض کیا اور مصافحہ کے لیے ہاتھ بڑھایا، تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام کا جواب مرحمت فرمایا اور مصافحہ کے لیے اپنا دست مبارک بڑھایا پھر آپ

کی جانب متوجہ ہوئے۔ آپ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی داھنی جانب زمین پر بیٹھے ہیں اور یہ رسالہ جزء "حجۃ الوداع" سنا رہے تھے پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس کے سننے میں مصروف ہوگئے اور میں چارپائی سے نیچے اقدام عالیہ کی جانب بیٹھ گیا۔"

اس رؤیا میں جو واقعہ ذکر کیا گیا ہے یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اس مبتلائے سیئات کی طرف سماع کے لیے متوجہ ہونا اور اس بندہ کا رسالہ کی قرأت میں مصروف ہونا یہ اس بندۂ ضعیف کے لیے شرف وابتہاج کا کافی سرمایہ ہے فللہ الحمد والمنۃ۔

(۵) عربی زبان کی فضیلت کا سبب تالیف

۲۹/شوال ۱۳۹۵ھ بمطابق ۴ نومبر ۱۹۷۵ء کی شب میں حضرت شیخ زید مجدہٗ کو سید الکونین صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہوئی۔ ارشاد فرمایا وہ لاؤ اور سناؤ رسالہ کا نام تو یاد نہیں رہا لیکن وہ عربی زبان کی فوقیت وفضیلت پر تھا اسی وقت خواب میں رسالہ لکھنے کا ارادہ بلکہ افتتاح بھی کردیا اس وقت بہت روایات اور مضامین ذہن میں آئے اور بڑی اچھی ترتیب ذہن میں آئی مگر صبح کو تفصیل تو بھول گئی۔ حضرت شیخ نے ارادہ کرلیا کہ انشاء اللہ مدینہ پہنچ کر تکمیل کروں گا۔ (تکمیل ہوگئی یعنی طبع بھی ہوگئی)۔

(۶) فضائل درود شریف کے متعلق بشارت

فضائل میں سب سے پہلا رسالہ فضائل قرآن حضرت شاہ یسین نگینوی رح خلیفہ حضرت گنگوہی قدس سرہٗ کی فرمائش پر تالیف ہوا اسی طرح عرصہ کے بعد

موصوف ہی کی فرمائش پر فضائل درود شریف لکھا گیا۔ علی گڑھ میں ماجد علی نے خواب دیکھا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہوئی فرمایا کہ زکریا فضائل درود شریف کی وجہ سے اپنے معاصرین پر سبقت لے گیا۔

(ماجد علی کا مفصل خط اور اس کا جواب آپ بیتی ص۲۱ پر درج ہے)۔

حضرت شیخ کا مبارک خواب

حضرت شیخ زید مجدہٗ کا ایک خواب ہے جس رؤیا صالحہ میں خود حضرت نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے یہ الفاظ مبارک سنے تھے کہ مجھے ان کی یہ ادا بہت پسند ہے کہ یہ وقت ضائع نہیں کرتے۔

ف:۔ جب حضرت تشریف لائے تھے تو حرم تک گاڑی میں آنا ہوتا تھا پھر باب جبرئیل کی طرف حضور سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں مبارک میں دیوار کے ساتھ جہاں اکثر فقرا بیٹھتے ہیں بیٹھا کرتے تھے۔ مواجہ شریفہ پر جانے کے لیے جب عرض کیا تو فرمایا کرتے تھے کہ تم لوگ ہو آؤ میں سامنے جانے کی ہمت نہیں کرتا۔ اس کے بعد کے سفروں میں وہاں سے بھی پیچھے حجرۂ اغوات کے پاس بیٹھنا شروع فرما دیا۔ اس کے بعد اب عرصے سے وہاں بیٹھنے کی بھی ہمت نہیں پڑتی تو بہت دور باب عمر پر مستقل بیٹھنا مقرر ہو گیا ہے۔ اقدام عالیہ کی طرف بیٹھنے کے متعلق وصف شیخ میں حضرت مفتی صاحب فرماتے ہیں۔ ع

عاشقانہ می نشیند، سمت اقدام حبیب
مشفقانہ می نوازد، سرور پیغمبراں

ترجمہ:۔ (حضرت زید مجدہٗ) عاشقانہ انداز میں (تواضع اور عاجزی ۔

تذلل کے ساتھ) حبیب پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں کی جانب بیٹھتے ہیں اور سرورِ پیغمبراں (حبیب پاک صلی اللہ علیہ وسلم) حضرت دام مجدہٗ کو اپنے قربِ خاص اور دیگر مقامات عالیہ سے) مشفقانہ طور پہ نواز تے اور سرفراز فرماتے ہیں۔

حضرت کا ہمہ وقت مشغول رہنا اور کوئی لمحہ ضائع نہ کرنا بچپن ہی سے طبیعت ثانیہ بن گئی ہے۔ حضرت نے فرمایا تھا کہ بچپن میں میرے والد صاحب نور اللہ مرقدہٗ مجھے سنا کر یہ شعر پڑھا کرتے تھے۔

ترا ہر سانس نخل موسوی ہے
یہ جزر و مد جواہر کی لڑی ہے

حضرت کی مبارک زندگی اس مشغولی کی شاہد عدل ہے۔

اب حضرت کے خواب کے مطابق ایک بزرگ کا مکاشفہ بھی درج کیا جاتا ہے۔

مجھے ان کی یہ ادا بہت پسند ہے کہ وقت ضائع نہیں کرتے

(۷) ایک شب میں ایک بزرگ کو بہت طویل مکاشفہ ہوا جس کا ایک حصہ کہ ناظرین کے لیے بھی نصیحت آموز ہے درج کرتا ہوں۔

مراقب ہوتے ہی یہ محسوس ہوا جیسے دسترخوان لگا ہوا ہے اور سات آٹھ اکابر جلوہ افروز ہیں جن کی شکلیں نہیں دکھائی دے رہیں۔ اس حلقہ میں قبر شریف کی جگہ پر قبلہ رخ چار زانوں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھی تشریف فرما ہیں۔ موصوف ان کے دائیں طرف کے درمیان ذرا پیچھے کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف جھک کر بیٹھ گیا (پھر آگے طویل حالات ہیں ان کو چھوڑ کر مقصدی

ارشادات نقل کرتا ہوں) پھر موصوف نے محسوس کیا کہ جیسے حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس حلقہ سے اٹھ کر چل دیے اور یہ دیکھا کہ ہم باب الرحمۃ باب عبدالعزیز کے درمیان سے باب عمر کی طرف جا رہے ہیں۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم آگے آگے، میں پیچھے پیچھے خادمانہ جا رہا ہوں۔ حتیٰ کہ حضرت شیخ کے پاس پہنچ گئے جہاں حضرت شیخ مولوی محمد اسمٰعیل صاحب کو قرآن شریف سنا رہے تھے (اس وقت تقریباً عربی ایک بجا تھا اور حضرت شیخ کا اس وقت معمول بھی یہی تھا) وہاں پہنچ کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت شیخ سے مصافحہ کیا، اور حضرت نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ چوم لیے اور معانقہ کرتے وقت حضرت پر گریہ طاری ہو گیا۔ معانقہ کے بعد فوراً حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دونوں دست مبارک حضرت شیخ کی داڑھی پر پھیرے۔ ہاتھ پھیرے جاتے اور بہت ہی ناز سے یہ فرمایا۔

"هٰذَا إِمَامُ عَصْرِهِ وَبَرَكَةُ دَهْرِهِ وَابْنِي الْبَارّ"

یہ اپنے دور کے امام اور زمانے کے برکت ہیں اور میرے نیک بخت بیٹے ہیں۔

اور یہ فرما کر کھڑے ہو گئے اور واپس جانے کے لیے مڑ گئے اور میں گویا ساتھ ساتھ چار پانچ قدم چلنے کے بعد مسکراتے ہوئے حضرت کی طرف مڑ کر دیکھا۔ میں نے بھی دیکھا حضرت نفلوں کی نیت باندھ رہے ہیں۔ یہ دیکھ کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا کہ بس ان کی یہی ادا مجھے پسند ہے کہ وقت ضائع نہیں کرتے۔ مطلب یہ ہے کہ وقت ضائع نہیں کیا اتنا بھی نہیں کہ مجھے بھی محبت سے دیکھتے رہیں۔ بلکہ فوراً میرے مڑتے ہی نماز میں مشغول ہو گئے۔ پھر قبر پر واپس چلے گئے وہی حلقہ وہی دستر خوان، وہی کھانا پینا۔

ایک بزرگ کے مکاشفہ میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ میرے قریب ہیں میں ان کے قریب ہوں۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حضرت اقدس کے حجرہ میں تشریف آوری

(۹) ۴ / رجب ۱۳۹۸ھ بمطابق ۹ / جولائی ۱۹۷۸ء بروز جمعہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مولانا عبدالحفیظ صاحب سے (مکاشفہ میں) فرمایا کہ زکریا کی خدمت کرتے رہو اس کی خدمت میری ہی خدمت ہے۔ یہ بھی فرمایا کہ میں اکثر اس کے حجرہ میں جاتا رہتا ہوں۔

(۱۰) رحمت کے خزانہ کی چابی

۱۶ / رجب ۱۳۹۸ھ بمطابق ۲۵ / جون ۱۹۷۸ء بروز اتوار مغرب کے بعد ایک بزرگ نے روضۂ اقدس پر مراقبہ میں دیکھا کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے کنجی کا گچھا دیا جس میں چابیاں تھیں۔ فرمایا یہ رحمت کے خزانہ کی چابی ہے شیخ کو پیش کر دو۔

(۱۱) روحانیت کی گاڑی تو یہی چلا رہے ہیں

۲۶ / صفر ۱۳۹۹ھ بمطابق ۲۴ جنوری ۱۹۷۹ء اس شب میں بعد عشاء ایک بزرگ نے اقدام عالیہ میں بیٹھے ہوئے مراقبہ میں دیکھا جیسا کہ حضرت کے لیے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بار بار دعا کے لیے عرض کر رہے تھے۔ اور یہ عرض کر رہے تھے کہ بالکل بے ہوشی ہے، کمزوری ہے تو دیکھا کہ بائیں طرف ایک گھوڑا گاڑی عالی شان بگھی ہے اور حضرت شیخ بہت تندرستی کی حالت

ہیں گھوڑے کی لگام پکڑے ہوئے ہیں جیسے بگھی چلا رہے ہیں اور حضرت کے سر پر بہت ہی چمکدار سنہری تاج ہے اور چہرے اور تاج سے دور دور تک سنہری شعاعیں پھیل رہی ہیں۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مسکرا کر موصوف سے فرما رہے ہیں: "دیکھو روحانیت کی گاڑی تو یہی چلا رہے ہیں اور تم بتلاتے ہو کہ ــــــ

(۱۲) حضرت شیخ کا مکاشفہ

۱۰/ صفر ۱۴۰۰ھ آج دوپہر کو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم مدرسہ علوم شرعیہ کے کمرے میں تشریف لائے (قیام گاہ حضرت شیخ) اور فرمایا کہ انھیں (شیخ کو) ظہر کی نماز پڑھانے آیا ہوں۔

(۱۳) ہمارے خزانہ کے وارث

۲۰ ربیع الثانی ۱۴۰۱ھ مطابق ۲۴/ فروری ۱۹۸۱ء اس شب میں ایک بزرگ نے اپنا صلوٰۃ و سلام عرض کرنے کے بعد حضرت شیخ کی طرف سے صلوٰۃ و سلام عرض کیا پھر آپ کے لیے دعا کی درخواست کی۔ دیکھا کہ ایک بڑا سا صندوق ہے جس میں سونے کی بڑی بڑی سلیں رکھی ہیں جو بہت روشن اور چمکدار ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ان کا خزانہ اعمال ماشاء اللہ تعالیٰ بھرا ہوا ہے۔ پھر تھوڑی دیر میں دیکھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہیں اور ان کے اردگرد مختلف قسم کے پیکٹ رکھے ہوئے ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ان میں ہمارا سارا سرمایہ ہے اور پھر وہ سارا ڈھیر کا ڈھیر حضرت کی طرف بڑھا دیا۔ فرمایا اس وقت یہ ہمارے ہر قسم کے خزانہ کے وارث

ہیں اور پھر جیسے دعا میں مشغول ہو گئے اور بہت دیر اسی میں مشغول رہے

(۱۴) ھٰذَا شَیْخُ الْمَشَائِخِ الْمُحِبِّیْنَ

۲۸/ ذی الحجہ ۱۳۹۹ھ بمطابق ۱۷/ نومبر ۱۹۷۹ء شنبہ کی شب میں صلوٰۃ وسلام کے بعد مصلی جنائیز میں ایک بزرگ نے دیکھا کہ حضرت شیخ زید مجدہٗ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے بیٹھے ہوئے ہیں اور حضور بہت محبّت سے ان کی طرف دیکھ کر فرما رہے ہیں۔ ھٰذَا شَیْخُ الْمَشَائِخِ الْمُحِبِّیْنَ۔

(۱۵) آجکل اللہ کی مدد و نصرت وقبولیت انکے ساتھ ہے

۲۹/ ربیع الثانی ۱۴۰۱ھ بمطابق ۵/ مارچ ۱۹۸۱ء اس شب میں ایک بزرگ نے صلوٰۃ وسلام کے بعد حضرت کی طرف سے صلوٰۃ وسلام اور دعا کے لیے عرض کیا دیکھا جیسے ایک کشتی سی چل رہی ہے سمندر میں گھوم رہی ہے اور پھر جیسے تھوڑی دیر میں وہ کشتی جزیرہ سا ہو گئی۔ بہت وسیع حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ان کی مثال ایسی ہی ہے اور جیسے انبیاً کرام علیہم السلام کے زمانہ میں ہر نبی علیہ السلام کے ساتھ اس کے وقت میں اللہ تعالیٰ کی مدد و نصرت ہوتی تھی اسی طرح آج کل اللہ کی مدد و نصرت وقبولیت ان کے ساتھ ہے۔

(۱۶) حضرت شیخ ہمارے حبیب ہیں!

۲/رجب ۱۳۹۸ھ بمطابق ۱۴/جون ۱۹۷۸ء بروز بدھ اس شب میں ایک بزرگ نے صلوٰۃ وسلام کے بعد حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ حضرت (حضرت شیخ) بہت فکرمند ہیں کہ کس منہ سے سامنا ہوگا۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اِنَّہٗ حَبِیْبُنَا مِنْ حِزْبِ الْمُفْلِحِیْنَ الْغُرِّ الْمُحَجَّلِیْنَ۔ پھر تھوڑی دیر بعد دیکھا جیسے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے خوبصورت صندوقچہ ہے اس کے اوپر تہہ کیا ہوا بہت خوبصورت سفید عمامہ ہے جس پر سفید رنگ کی کڑھائی ہوئی ہے جو بہت چمکدار ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم بہت پیار سے اس کی تہہ کو کھولتے ہیں اور اوپر ہاتھ پھیرتے جاتے ہیں۔ پھر اس طرح تہہ فرما کر رکھ دیتے ہیں۔ اور مسکرا کر مجھے فرمایا کہ (یہ) ان کے لیے ہم نے تیار کر رکھا ہے۔

(۱۷) ایمان کا نور حکمت کا ہار

۱۶/شعبان ۱۳۹۸ھ بمطابق جولائی ۱۹۷۸ء بروز چہارشنبہ اس شب میں ایک بزرگ نے روضۂ اقدس پر حاضری پر صلوٰۃ وسلام کے بعد حضرت شیخ کی طرف سے بھی صلوٰۃ وسلام عرض کرنے کے بعد کچھ خوف وغیرہ کا ذکر کیا تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بہت ہی خوبصورت ہار اپنے دونوں ہاتھوں سے اٹھا کر حضرت شیخ کے گلے میں ڈالا حضرت شیخ سامنے بیٹھے تھے پھر مسکرا کر فرمایا: ھٰذا عِقْدُ الْاِیْمَانِ وَالنُّوْرِ وَالْحِکْمَۃِ اور مسکراتے رہے عشاء کے بعد دو تین درہیکے بعد کھولے اور کسی صندوقچی سے ایک مشلح سا

(چوغہ) گہرے بادامی رنگ کا لنکالا جس کے بازو بھی ہیں اور حضرت شیخ کو پہنایا اور فرمایا: وھٰذا استر العافیہ۔

معاون خادم اور محبوب

(۱۸)

۲۸/ جمادی الاولیٰ ۳/ اپریل۔ اس شب میں ایک بزرگ نے صلوٰۃ و سلام کے بعد دیکھا کہ جیسے روضہ شریف کی جگہ ایک لمبی قطار میں بہت سے لوگ بیٹھے ہیں ان کو ایک دو خادم کھانا کھلا رہے ہیں۔ بعد میں معلوم ہوا یہ درویشوں کی جماعت ہے۔ تھوڑی دیر اس جگہ جیسے کوئی حجرہ ہے اس میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کسی کام میں مشغول ہیں اور حضرت ان کی کچھ مدد کر رہے ہیں اور بالکل خادمانہ انداز سے حالانکہ حضرت کی داڑھی اس طرح سفید ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی کالی مگر لگ بھی حضرت خادم رہے ہیں اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم مخدوم۔ پھر جیسے اس کام سے فراغت ہوگئی اور کھلنے کے لیے کچھ آنے لگا تو حضرت نے جلدی سے کچھ پکڑ کر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف بڑھایا پھر حضرت کو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پاس بٹھا لیا اور بہت محبت سے حضرت کی طرف دیکھ کر فرمایا یہ میرا معاون بھی ہے خادم بھی اور محبوب بھی۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بھائی ابوالحسن صدیقی کو دعا (خادم خاص حضرت شیخ)

(۱۹) حضرت شیخ فرماتے ہیں کہ عزیز عبدالحفیظ جدہ میرے ساتھ آیا تھا دو تین دن کے بعد بیروت چلا گیا۔ بیروت سے واپسی پر چند روز کے لیے آیا۔ روزانہ بہت تفصیلی واقعات سناتا رہا جن کو یہ ناکارہ اپنی نااہلیت کی وجہ سے نقل سے بچ

ڈرتا ہے۔ منجملہ ان کے یہ کہ تو (حضرت شیخ) بیٹھا ہوا ہے اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے کچھ عطایا ہورہے ہیں اور تو کھا رہا ہے۔ اسی دوران میں ابوالحسن تجھے کوئی دوا پلانے کے لیے آیا اور تجھے وہ دوا دی تو نے پی لی۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی طرف (ابوالحسن کی طرف) اشارہ کرکے فرمایا۔ هٰذا هٰذا ملکٌ بکرمتني كما اكرمه الله میری طرف اشارہ تھا۔ اللہ جل شانہٗ عبدالحفیظ کو بہت بلند درجے عطا فرمائے کہ اس کی برکت سے مبشرات بہت سننے میں آتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس روسیاہ کو اس قابل بنائے۔

یہ تو کریم ابن کریم ہے

(۳۰)

اس شب میں عزیز عبدالحفیظ نے صلوٰۃ وسلام کے بعد دعائے صحت وعافیت کے لیے عرض کیا تو دیکھا جیسے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک بڑا طباق ہے اس میں کوئی میٹھی چیز ہے۔ سوجی کے حلوے کی طرح مختلف لوگوں کو ایک ایک چمچہ دے رہے ہیں تھوڑی دیر میں حضرت بھی سامنے آگئے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے تو چمچہ سا دیا پھر خادم سے فرمایا کہ سارا طباق انھیں دے دو اور جب خادم نے ذرا تردد کیا تو پھر فرمایا کہ سارا دے دو یہ تو کریم ابن کریم ہیں۔

ہمارے گلدستے کے سب سے بڑے اور سب سے خوشبودار پھول

(۳۱)

۲۳ صفر ۱۴۰۱ھ ۲۹ دسمبر ۱۹۸۰ء اس شب میں مغرب کے بعد صلوٰۃ و سلام عرض کرنے کے بعد حضرت کی طرف سے صلوٰۃ وسلام عرض کیا اور صحت

کے لیے درخواست کی تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ان کے لیے تو ہم خود دعا کرتے ہیں ان کو یاد دلانے کی ضرورت نہیں پھر جیسے دعا وغیرہ میں مشغول ہو گئے۔ تھوڑی دیر کے بعد دیکھا جیسے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دائیں طرف ایک گلدستہ ہے جس میں دس بارہ پھول قسم قسم کے ہیں ایک پھول ان میں سے ذرا بڑا اور ابھرا ہوا ہے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بڑے پھول کی طرف گویا اشارہ کر کے فرمایا یہ تو (حضرت شیخ) ہمارے گلدستہ کے سب سے بڑے اور سب سے زیادہ خوشبو دار پھول ہیں۔

اصل رسوخ علم مطلوب ہے

(۲۲)

۲۶/ جمادی الاوّل سنہ ۱۴۰۱ھ بمطابق یکم اپریل سنہ ۱۹۸۱ھ اس شب میں مولانا عبد الحفیظ صاحب نے مدرسہ مظاہر علوم کے دوروں (بسلسلہ چندہ مدرسہ) کی کامیابی و قبولیت و برکت کے لیے دعا کی۔ دیکھا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کسی دروازے کے اوپر لکھے ہوئے پر دست مبارک پھیر رہے ہیں اور اس پر دباؤ ڈال کر مضبوط بھی کر رہے ہیں۔ بعد میں واضح ہوا کہ کچھ اور الفاظ کے علاوہ مظاہر علوم بھی لکھا ہے جیسے تختی ہوا در وہ مسجد مدرسہ قدیم کا بیرونی دروازہ ہے پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم جیسے مدرسہ قدیم کی عمارت میں تشریف لے گئے اس طرح پھر دار الطلبہ قدیم و جدید تشریف لے گئے بعض طلبا کو دیکھ کر بہت خوشی کا اظہار فرمایا پھر فرمایا کہ سرپرستانِ محبتین مظاہر کو چاہیئے کہ خوب دعا کریں حفاظت و ترقی کے لیے اصل رسوخ علم مطلوب ہے۔ اساتذہ و طلبہ کو چاہیئے کہ اخلاص اور انہماک فی العلم کا اہتمام کریں۔ (مظاہر کے لیے دورے کے بعد معلوم ہوا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی توجہ عالیہ سے غیر معمولی کامیابی ہوئی)۔

مبشرات نمبر۲

(۲۳) حضرت شیخ زید مجدہ کا ایک اہم خواب

حضرت اقدس فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ خواب میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مجھے زیارت ہوئی اور حضرت گنگوہی نور اللہ مرقدہٗ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے تھے۔ انھوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے شکایت کی کہ " زکریا " کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضری کا اشتیاق بہت ہو رہا ہے لیکن میرا جی یوں چاہے ہے کہ کچھ اور اس سے کام لے لیا جائے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہاں اس کو یہاں آنے کا اشتیاق تو بہت ہے مگر میرا ابھی یونہی جی چاہے ہے کہ اس سے کچھ اور کام لیا جائے۔

اس خواب کے بعد میں بہت حیرت میں پڑ گیا کہ میں کسی کام کا نہیں۔ ساری عمر یونہی بیکار ضائع کی اب کیا کام کروں گا اور یہ کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضری کا اشتیاق میں کیا کروں میرا منہ حاضری کا ہے ہی نہیں مگر کچھ دنوں کے بعد چچا جان کا واقعہ یاد آیا وہ یہ کہ جب چچا جان (حضرت مولانا محمد الیاس صاحب دہلوی رحمہ اللہ) مدینہ منورہ آئے تو ان کا ارادہ یہاں ٹھہر جانے کا ہوا۔ روضۂ اقدس سے اشارہ ہوا کہ ہندوستان جاؤ تم سے کام لینا ہے۔ چچا جان نے فرمایا کہ میں بہت دن تک پریشان رہا کہ بولنا مجھے نہیں آتا، تقریر مجھے نہیں آتی میں ضعیف کیا کام کروں گا کچھ دنوں کے بعد حضرت شیخ الاسلام مدنی رحمہ اللہ کے بڑے بھائی مولانا سید احمد صاحب نے جب انھیں پریشان دیکھا تو کہا کہ اس میں پریشانی کی کیا بات ہے یہ تو نہیں کہا گیا کہ تم کام کرو بلکہ کہا گیا کہ تم سے کام لیا جائے گا۔ لینے والا خود لے لے گا اس

کے بعد چچا جان کو اطمینان ہوا۔ ہندوستان واپس آکر تبلیغی کام شروع ہوا اور ماشاء اللہ خوب چلا۔ میں نے بھی سوچا کہ یوں نہیں کہا کہ توکر بلکہ یوں کہا کہ کام لیا جائے۔ میں سوچتا ہی رہا کچھ دنوں کے بعد خیال ہوا کہ ذکر و شغل کی لائن بالکل ٹوٹ گئی ہے۔ ہندوستان پاکستان کی اکثر خانقاہیں برباد ہو گئی ہیں اسی واسطے شاید حضرت گنگوہی رح کی بھی یہی منشا ہو کہ ذکر و شغل ان کی خانقاہ کا اہم مشغلہ تھا اور جب حضرت کی آنکھیں جاتی رہیں تو تعلیم کے لیے بھی ذکر و شغل نے لے لی تھی۔ اس لیے مجھے ذکر و شغل کا اہتمام ہو گیا اور اسی بنا پر اپنے معمولات اور معذوری کے باوجود لندن، پاکستان جہاں جہاں بھی خانقاہ قائم کرنے کا وعدہ ہو جس حال میں بھی ہوں پہنچنے کی کوشش کرتا ہوں۔ اللہ کرے کہ یہ کام اللہ کے فضل سے کچھ چل جائے۔ اور یہی مراد حضرت کی بھی ہو تو مجھ سرخروئی ہو جائے"۔ انتہیٰ مرتب عرض کرتا ہے کہ اس کام کے لیے حضرت شیخ مدظلہٗ کی نقل و حرکت کسی کے اصرار یا اپنی مرضی سے نہیں ہوتی بلکہ استخاروں کے بعد روضۂ اقدس سے اجازت کے اشارہ پر مدار ہوتا ہے جو کہ آئندہ اوراق میں اسفار سے متعلق مکاشفات کے مطالعہ سے ظاہر ہو گا اس بارے میں حضرت اقدس مولانا مفتی محمود حسن صاحب گنگوہی رح کے چند اشعار ان کی تصنیف "وضع شیخ" سے نقل کرتا ہوں۔

کمال اطاعت اور فنا فی الرسول ہونا

کرد اوقاتِ عزیزش براشارت منقسم
گاہ اودر طیبہ آید گاہ درہندوستان

ترجمہ: حضرت دام مجدہٗ نے اپنے اوقاتِ عزیز کو اشارۂ محبوب صلی اللہ

علیہ وسلم پر تقسیم فرما دیا کبھی (شوق زیارت میں) طیبہ (مدینہ طیبہ زادھا اللہ شرفاً وکرامۃً) پہنچتے ہیں اور کبھی طالبین وسالکین اور عام بندگان خدا کے افادہ اور رہبری ورہنمائی کی خاطر ہندوستان تشریف لاتے ہیں۔

بے اجازت نقل وحرکت وصل ہجرت ہیچ نیست
شد فنا قصدش بہ قصد سیّد پیغمبراں

ترجمہ:۔ محبوب رب العالمین صلی اللہ علیہ وسلم کی اجازت کے بغیر نقل وحرکت وصل وہجرت کچھ نہیں۔

تشریح:۔ یعنی حضرت زید مجدہٗ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اجازت کے بغیر کوئی کام نہیں فرماتے حتیٰ کہ کوئی نقل وحرکت خود مدینہ طیبہ (زادھا اللہ شرفاً وکرامۃً) کی حاضری اور وہاں سے واپسی کچھ بھی بلا اجازت نہیں فرماتے اس کی وجہ دوسرے مصرعہ میں بیان فرماتے ہیں ع

شد فنا قصدش بہ قصد سیّد پیغمبراں۔

ترجمہ:۔ حضرت زید مجدہٗ کا قصد (ارادہ) سیّد پیغمبراں صلی اللہ علیہ وسلم کے قصد میں فنا ہوگیا۔

تشریح:۔ جب اپنا ارادہ فنا ہوگیا تو جو کچھ بھی فرماتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارادہ کے مطابق ہی ہوتا ہے بقول شاعر ؎

خواہش قربان کر دے سب رضائے دوست پر
پھر میں دیکھوں دل کا جی چاہا کیوں نہ ہو!

شیخ زیدمجدہٗ کا فیضِ عام

خانقاہ و مدرسہ قائم نمودہ جابجا
تربیّت کردہ فرستد کارواں در کارواں

ترجمہ:۔ جگہ جگہ خانقاہ و مدرسہ قائم فرمائے اور تربیت فرما کر قافلے کے قافلے بھیجتے ہیں۔

مکہ، طیبہ، پاک، افریقہ رسیدہ فیض او
ساخت مرکز مورسش، رنگون، لندن، انڈماں

ترجمہ:۔ مکہ مکرمہ، مدینہ طیبہ (زادھا اللہ شرفاً وکرامتہً) پاکستان افریقہ (اور دوسرے ملکوں میں) حضرت کا فیض پہنچا ہے اور حضرت زیدمجدہٗ نے مورسش، رنگون، لندن، انڈمان (جیسے مقامات کو جو علمِ دین سے بالکل خالی تھے، دین وسنّت کی اشاعت کے لیے) مرکز بنایا ہے۔

تشریح:۔ کہ حضرت زیدمجدہٗ کے خلفاء و خدام ان مقامات پر خدمت دین میں مشغول ہیں جن کی وجہ سے بڑے بڑے مدارس ان مقامات پر قائم ہو گئے اور بڑا فیض پہنچ رہا ہے۔ اب مندرجہ بالا کے متعلق مکاشفات درج کرتا ہوں۔

رمضان المبارک ۱۳۹۷ھ کے لیے سفرِ ہند کی اجازت کا نہ ملنا۔

حضرت شیخ زیدمجدہٗ کو خواب، رمضان المبارک مدینہ میں کرنا

(۲۴) ۲۳/ جمادی الثانی ۱۳۹۷ھ ۱۱/ مئی ۱۹۷۷ء بروز بدھ آج رات حضرت نے خواب دیکھا کہ کوئی ڈرافٹ آیا اس پر انعام کریم لکھا ہوا تھا حضرت نے

اس کو اوپر (اوپر کے کمرے میں مولانا انعام کریم رہتے تھے) مولانا انعام کریم کے پاس بھیج دیا۔ مولوی انعام کریم نے اسے واپس کر دیا کہ یہ تمہارا (حضرت کا) ہی ہے نام اگرچہ میرا ہے مگر ہے آپ کا۔ میرے پاس براہِ راست خط آچکا اور یہ پیام بھیجا جس کے بعینہ الفاظ تو یاد نہیں کہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ رمضان مدینہ میں کرنا۔

الہند لعید

(۲۵)

۲۹/ جمادی الثانی ۱۳۹۷ھ آج مغرب کے بعد ایک بزرگ نے حضرت شیخ کے لیے ھند جانے کی اجازت مانگی۔ ہر دفعہ ارشاد ہوا الہند لعید، الہند لعید گویا اشارہ فرمایا کہ وہ مسجد تک تو آنہیں سکتا ہندوستان کے لیے کیسے جائے گا۔ میں نے سفرِ ہند کے التوا کا مژدہ سنایا، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ میرے قریب ہیں میں اس کے قریب ہوں۔

سید الکونین کی نیابت اور وراثت

(۲۶)

۲۱ صفر ۱۴۰۱ھ ۲۸ دسمبر ۱۹۸۰ء اس شب میں عشا کے بعد ایک بزرگ نے صلوٰۃ وسلام کے بعد حضرت کی طرف سے صلوٰۃ وسلام اور یہ عرض کیا کہ جیسے آپؐ نے یہاں بلا لیا ہے آخرت میں بھی شفاعت میں نہ بھولیے۔ اس پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ ان میں سے نہیں ہیں جس کو ان کے بارے میں کہنا پڑے اس کے لیے تو میں خود ہمیشہ ہر شر سے حفاظت کی دعا کرتا ہوں۔ پھر دیکھا جیسے ساری دنیا پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نورانیت پھیل گئی ہے۔ یہ مشاہدہ ہونے لگا کہ اس دنیا پر حضور صلی اللہ علیہ

وسلم کی حکومت ہے اور وہ احادیث و مضامین ذہن میں آنے لگے جن میں یہ ہے کہ جو چیز حضور کے طریقہ پر نہ ہوگی وہ مردود ہے۔ بہت دیر تک اس کا مشاہدہ ہوتا رہا پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہی تو ہمارے نائب و وارث اس حکومت کرنے میں ہیں۔ پھر فرمایا کہ ماشاء اللہ تعالیٰ جس پاک اور صاف طریقہ سے یہ کام کر رہے ہیں اس سے دل خوش ہوتا ہے اور جہاں جہاں یہ جاتے ہیں اس کے اثرات لوگ نہیں جانتے۔ بعد میں ظاہر ہوں گے ان کی مثال ایسی ہے جیسے مردہ زمین پر ہل چلایا جائے تو جو آدمی ہل کی حقیقت کو نہیں جانتا وہ یہ نہیں سمجھ سکتا کہ اس سے کیا فائدہ ہوگا۔ پھر دیکھا کہ روضہ شریف پر کچھ پک رہا ہے اور ارد گرد حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ اور شیخ کے علاوہ اور لوگ بھی بیٹھے ہیں۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس دعوت کا انتظام انہیں (حضرت کی) کی آمد کیوجہ سے کیا ہے۔

رمضان ہندوستان وسفر لندن کی تحریک اور حالات

حضرت کے محب ومحبوب اور خلیفہ خاص مولانا محترم یوسف متالا نے حضرت کے حکم سے لندن میں ایک مدرسہ کی بنیاد ڈالی۔ حضرت کی دعا و توجہ سے کمال سرعت سے اس کو ترقی ہوئی کہ آج دار العلوم بن گیا۔ آجکل مدارس تبلیغ اور دینی کاموں میں ذکر و شغل کا جوڑ اور خانقاہی تعلق جو کہ ان کاموں کی روح ہے اس پر حضرت اقدس کی بہت توجہ ہے۔ مولانا متالا صاحب نے اس مقصد کے لیے حضرت شیخ کو لندن کی دعوت دی کہ حضرت کے وہاں تشریف لے جانے سے اس لائن میں ترقی ہوگی۔ لندن کے طویل سفر کیلئے

حضرت کے حالات بے حد نامساعد تھے اپنے حجرہ سے حرم شریف تک جانا مشکل تھا امراض اور شدید ضعف کا خصوصیت سے ان دنوں غلبہ تھا اسی حالت میں حضرت نے مثالاً صاحب سے فرمایا کہ روضہ اقدس پر عرض کرو اور وہاں سے منظوری کا اشارہ ہو جائے تو میں چلوں گا۔ اس سفر کے خیال پر حضرت کے تمام خدام اور جن حضرات سے حضرت سنّت کے مطابق مشورہ بھی طلب کر لیا کرتے ہیں تقریباً سب ہی نے حضرت کی نازک بلکہ خطرناک حالت کے پیش نظر سفر کی شدید مخالفت کی مگر روضۂ اقدس سے اشارہ پاتے ہی حضرت نے عزم فرمالیا۔ ادھر صحت بھی اچھا ہونا شروع ہو گئی۔ چنانچہ سفر بہت ہی راحت و عافیت کے ساتھ پورا ہوا اور وہاں کئی مدارس، خانقاہیں اور مساجد کی بنیاد پڑنا سنا گیا۔ ہزاروں بیعت ہوئے سینکڑوں نے ذکر و شغل شروع کیا اور دیگر خصوصی انعامات کا ظہور ہوا جس کی تفصیل لندن کے اخبارات اور ہند و پاک کے مجلات میں شائع بھی ہوئی۔ یہاں صرف مکاشفات بسلسلہ لندن کی تمہید کے طور پر مختصر لکھا گیا۔

سفر لندن کے مبشرات

(۲۷)

مَیں تو ساتھ ہی ہوں

۷ رجب ۱۳۹۹ھ ۲ جون ۱۹۷۹ء اس شب میں ایک بزرگ نے روضہ اقدس پر صلوٰۃ و سلام کے بعد حضرت شیخ کی طرف سے سفر لندن و ہند کی اجازت اور دعا کے لیے عرض کیا تو دیکھا جیسے کسی بڑے ورق پر لکھا ہوا ہے: لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَأَزِيدَنَّكُمْ پھر جیسے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ میں

دوورق ہیں جنہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم اُلٹ پُلٹ کر دیکھ رہے ہیں اندازہ ہوا کہ مسافرین کی فہرست ہے پھر دیکھا جیسے حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور سات آٹھ آدمی اور ہیں۔ سب قرآن خوانی میں مشغول ہیں۔ پھر موصوف نے دعاء اور حضرت کے سفر کی صراحت کے ساتھ اجازت کے لیے عرض کیا تو یہ منظر ختم ہو گیا اور جیسے حضور صلی اللہ علیہ وسلم تنہا ہیں بہت خولصورت لکیر دار جبّہ زیبِ تن اور سر پر سنہرہ عمامہ ہے جو بہت خولصورت ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا قد بھی جیسے بہت بڑا ہو گیا اور گویا مدینہ منوّرہ سے لیکر مکہ مکرمہ تک ایک لمبا راستہ بن گیا پھر مکہ معظمہ سے لندن تک ہاتھ مارا اور پھر خود بھی وہاں تک چلے گئے اور وہاں تک راستہ سا بن گیا اور وہاں جا کر دارالعلوم میں کھڑے ہو کر اس کا معائنہ فرمانے لگے اور اس کی تصویر یا نقشہ ہاتھ میں ہے اور دعا فرمائی۔

اللھم اجعله مرکز الخیر واعل
به کلمتك واظهر به الحق۔

غالباً مدرسہ کو یہ دعا فرمائی پھر وہیں کھڑے کھڑے وہاں سے لے کر سہارنپور تک نظر دوڑائی اور فرمایا کہ تو خیر ہی خیر ہے۔ سفر کے بارے میں دعا کے لیے بھی عرض کیا فرمایا "میں تو ساتھ ہی ہوں"۔ اور پھر عشاء کے بعد دوبارہ عرض کیا تو اسی طرح اسی ہیئت میں مکہ مکرمہ تک ہاتھ مارا اور راستہ صاف ہو گیا۔ پھر مکہ مکرمہ سے لندن تک حضور صلی اللہ علیہ وسلم خود تشریف لے گئے۔ راستے میں جیسے دو شریروں نے (جو موصوف پر ظاہر نہ ہو سکے کیا تھے) سر اٹھایا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک کے سر پر پاؤں مارا اور دوسرے کے سر پر دوسرا پاؤں جس سے دونوں اسی لمحہ بالکل ختم ہو گئے۔ پھر جیسے

انگلینڈ میں ہیں وہاں بہت لمبی چوڑی گندگی کی لوہے کی بہت بڑی ٹینکی مدفون ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت زور لگا کر اسے نکالنا چاہا مگر وہ بہت گہری تھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زور لگانے سے اس کے کئی ٹکڑے ہو گئے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان ٹکڑوں کو اٹھا کر باہر دور پھینک دیا اور فرمایا کہ ایسی کئی گندگیاں دور کرنی ہیں، قوت وہمت کی ضرورت ہے پھر فرمایا یہ سفر انشاء اللہ فیصلہ کن ہوگا۔ پھر فرمایا یہاں بہت فتنے اور شرور مرا اٹھا رہے ہیں انشاء اللہ علم و یقین کا دائرہ وسیع سے وسیع تر ہوگا۔ جس میں قوت وہمت کی ضرورت ہے (اسے بار بار فرمایا) موصوف کے ذہن میں اس وقت یہ بات آئی کہ حضرت کے ساتھیوں کو اس پر بہت اہتمام سے توجہ دینی چاہیئے کہ لندن کے سفر سے کوئی دنیا یا سیر و تفریح وغیرہ ابتداء اور سفر کے دوران ذہن میں نہیں آنا چاہیئے بلکہ خالص اللہ تعالیٰ کے لیے اور اللہ تعالیٰ کے دین ہی کو پوری قوت اور ہمت کے ساتھ مقصد بنانا چاہیئے۔

جہاد کی نیت سے سفر کریں اور ہزار بار روزانہ درود شریف کا اہتمام کریں

(۲۸)

رجب ۱۳۹۹ھ جون ۱۹۷۹ء: ۶/جون کی شام کو بعد نماز عشاء ایک بزرگ نے صلوٰۃ وسلام عرض کیا ہی تھا کہ دیکھا حضور صلی اللہ علیہ وسلم بہت جوش میں ہیں اور جیسے قتال کا لباس پہنا ہوا ہے اور ہاتھ میں جھنڈا لیے ہوئے ہیں اور موصوف سے کہا کہ حضرت سے کہنا جہاد کی نیت سے سفر کریں پھر آہستہ سے کہا جہاد کے لیے قتال بالسیف ضروری نہیں ہے ویسے بھی ہوتا ہے پھر فرمایا انشاء اللہ تعالیٰ غلبہ حق ہی کا ہوگا۔

۷/ جون کو بعد عشاء صلوٰۃ وسلام حضرت کی طرف سے عرض کرنے اور سفر وحضر کے لیے، دعائے خیر کے لیے عرض کیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے بہت سی رکابیاں بڑی بڑی اُوپر تلے پڑی ہوئی تھیں، کچھ جا رہی تھیں اور کچھ آ رہی تھیں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پُرسکون انداز سے تشریف فرما تھے بار بار موصوف کی دعا کیلیے درخواست پر اہتمام سے فرما رہے تھے کہ گویا اس کی کیا ضرورت ہے مَیں تو ہوں ہی ساتھ۔ پھر فرمایا کہ ایک ہزار بار روزانہ درود شریف کا اہتمام کیا کرو۔

۸/ جون کو بعد نماز عشاء صلوٰۃ وسلام کے بعد دعا کے لیے عرض کیا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے جیسے آگ بجھانے والی موٹریں ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ سفر ایسا ہی ہے آگ بجھانے جا رہے ہیں راستہ میں مکہ مکرمہ بھی آئے گا تو اصل مقصد یاد رکھنا اور وہاں بھی اسی کے لیے خوب دعا کرنا حضرت سے کہیں۔

۱۳/ جون کو قبل عشاء صلوٰۃ وسلام کے بعد دعا کے لیے عرض کیا تو جیسے قبر شریف سے لے کر دور تک دو گز چوڑی تہ در تہ سڑک سی بنی ہوئی ہے حد نظر تک جس سے میں سمجھا کہ اوپر کی تہہ کھیر کی ہے سفید رنگ کی۔ اس کے نیچے بادامی رنگ کی کوئی غذا ہے اس کے نیچے پھر سفید رنگ کی ہے تھوڑی دیر میں یہ منظر ختم ہو گیا۔ پھر دیکھا جیسے حضور صلی اللہ علیہ وسلم تنہائی میں اپنے خاص کمرہ میں ہیں اور ایک دو خاص خدام کچھ سامان کی تیاری میں لگے ہوئے ہیں

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم لوگ بھی تیاری کر رہے ہو، ہم بھی تیاریاں کر رہے ہیں پھر عشاء کے بعد دیکھا کہ جیسے حضور صلی اللہ علیہ وسلم

کی جگہ سے جیسے شعائیں نکل رہی ہیں جو مغرب، مشرق، شمال جنوب مختلف سمتوں میں یہاں سے پھوٹ کر جا رہی ہیں۔ اس میں یہ بھی دیکھا ایک شعاع کی لڑی ایک ہی سمت میں لگاتار مسلسل مغرب کی طرف جا رہی ہے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم دعا کرتے ہوئیں تو مستقل ادھر ہی متوجہ ہوں۔

۱۴/ جون کو بعد عشاء صلوٰۃ وسلام کے بعد حضرت کے سفر کے لیے دعا کو عرض کیا تو تھوڑی دیر میں دیکھا جیسے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم اپنی جگہ پر تشریف فرما ہیں اور سامنے ایک گیٹ سنہرہ اور بلند بن گیا اور اس کے بعد لگاتار گیٹ بنتے چلے گئے جو سنہری بہت خوبصورت اور ان کے نیچے سفید رنگ کی سڑک ہے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بظاہر تو اس سفر میں تم لوگ مدینہ سے باہر جا رہے ہو گویا تم جنت میں جا رہے ہو یا جنت کا راستہ بنا رہے ہو اور فرمایا کہ توجہ الی اللہ اصل ہے اس کا اہتمام خوب ہونا چاہیے پھر تھوڑی دیر میں یہ منظر ختم ہو گیا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کثرت سے درود پڑھو۔ میں نے کثرت سے درود پڑھنا شروع کیا جس پر دیکھا کوئی راستہ ہے وہ درود شریف پڑھنے سے کشادہ ہوتا جاتا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا درود سے راستے کشادہ ہوتے ہیں۔

۱۵/ جون کو قبل عشاء صلوٰۃ وسلام کے بعد پورے سفر کی خیریت اور قبولیت اور خیر و عافیت واپسی کے لیے دعا کی درخواست کی کہ اب تو کل روانگی ہے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم تھوڑی دیر چپ رہے پھر جیسے حجابات اٹھے اور مختلف جگہوں پر مکہ معظمہ انگلینڈ، ہندوستان وغیرہ

پرانوار نظر۔ بڑے اور اوپر آسمان پر بھی جیسے ہنگامہ سا ہے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس سفر کا نو آسمانوں پر بھی شور ہے۔ بس مخلوق پہ رحمت کی نظر اور رحم کھا کر ھدایت کی کوشش و دعا ہونی چاہیئے۔

مبشراتِ فیصل آباد پاکستان

(۲۹)

دل میں (حضرت کے دل میں) تو اللہ تعالیٰ ہی کیطرف سے آیا ہے

۱۰/ جمادی الاولیٰ ۱۴۰۰ھ ۲۷/ مارچ ۱۹۸۰ء آج بعد عشاء ایک بزرگ نے روضہ اقدس پر صلوٰۃ وسلام کے بعد حضرت کی صحت اور رمضان شریف کے بارے میں جہاں خیر ہو وہاں کے لیے دعا اور توجہ کے لیے عرض کیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے سکوت فرمایا تھوڑی دیر میں موصوف نے پھر عرض کیا اور یہ بھی کہ ان کے (حضرت شیخ) دل میں پاکستان آرہا ہے تو حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دل میں تو اللہ ہی کی طرف سے آرہا ہے موصوف نے عرض کیا کہ حضرت آپ کی طرف سے بھی کچھ چاہیئے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جیسی دعا فرمانی شروع کر دی۔ کافی دیر تک متوجہ رہے اور پھر فرمایا:۔

رحلۃ الخیر الکثیر الیٰ باکستان انشاء اللہ اس عبارت کو دو تین بار بہت سنجیدگی سے فرمایا۔ پھر جیسے فیصل آباد کا دار العلوم سامنے نظر آیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ تکڑا تو رمضان میں انشاء اللہ ریاض الجنۃ بن ہی جائے گا گویا ذکر کثیر کی طرف اشارہ فرمایا اللہ تعالیٰ مفتی کو (مفتی زین العابدین صاحب) کو جزائے خیر دے کہ بہت اہتمام فرما رہے ہیں

حضرت کی صحت کے لیے عرض کرنے پر فرمایا انه ابنی وحبیبی و انا به حُبتی ۔ اور پھر بہت دیر تک دعا فرماتے رہے ۔

ماشاء اللہ یہ تو نور کا بہت بڑا خزانہ ہے۔

(۳۰)

۱۴ / ربیع الثانی ۱۴۰۰ھ بمطابق یکم مارچ ۱۹۸۰ء آج شب میں بعد عشاء ایک بزرگ نے روضہ اطہر پر صلوٰۃ و سلام کے بعد صحت کے لیے دعا فیت کے لیے دعا کے لیے عرض کیا اور خاص طور پر رمضان المبارک کے لیے دعا کی درخواست کی کہ جہاں خیر ہو وہاں کے لیے تیسُّر کی (آسانی کی) دعا فرمائیں اور ساتھ ہی یہ بھی عرض کیا کہ حضرت یوں فرماتے ہیں ان کا دل فیصل آباد میں کرنے کو چاہ رہا ہے ۔ اس پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تھوڑی دیر کے لیے سکوت فرمایا جیسے کچھ سوچ رہے ہیں۔ پھر اچانک دیکھا جیسے سامنے مفتی زین العابدین صاحب کے مدرسے و مسجد کا احاطہ ہے ۔ مگر ایک چیز یہ نوٹ کی کہ دیواروں کے ساتھ ساتھ یکے بعد دیگرے چھوٹے چھوٹے درختوں کے پودے لگے ہوئے ہیں ۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم تھوڑی دیر کے لیے اس منظر کا معائنہ فرماتے رہے ۔ تھوڑی دیر میں ایک دوسرا منظر سامنے آیا جیسے ایک بہت بڑی مکعب صورت میں نورانی شکل کی ٹینکی سی ہے ۔ موصوف کے ذہن میں آیا کہ گویا یہ حضرت کی شبیہ ہے ۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس نورانی شکل کی طرف بہت خوشی سے سنجیدگی سے دیکھ کر بار بار فرما رہے ہیں کہ ماشاء اللہ یہ تو نور کا بہت بڑا خزانہ ہے اگر فیصل آباد میں رمضان ہو جائے تو سارے علاقہ کے لیے بہت خیر کا ذریعہ بنے یا سبب بنے ان الفاظ کو دو تین بار فرمایا اور یہ منظر کافی دیر تک سامنے رہا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم بغور و سنجیدگی سے اس کو دیکھتے رہے

(۳۱) ان کیطرف تو میں بذات خود متوجہ رہتا ہوں

۱۷/جمادی الثانی ۲/مئی ۱۹۸۰ء اس شب میں ایک بزرگ نے روضۂ اقدس پر صلوٰۃ وسلام کے بعد دعا کے لیے اور حضرت کی صحت وعافیت اور سفر میں قبولیت وسہولت کے لیے دعا کو عرض کیا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم تھوڑی دیر ایسے ہی چپ رہے۔ پھر تھوڑی دیر بعد دیکھا جیسے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے روشن موم بتیاں تقریباً دس پندرہ مدور شکل میں ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے توجہ سے انھیں گھمایا جس سے ان کے انوارات پوری مسجد میں گویا پھیل گئے اور اس پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اب جو قلوب اس طرف متوجہ ہوں گے وہ مستفید ہوں گے پھر فرمایا کہ ایک استفادہ تو ہر آنے والے کو ہوتا ہے اور ایک خصوصی فیض جو خاص طور سے متوجہ ہونے والوں کو ہوتا ہے جو یہ تھا۔ موصوف نے باادب عرض کیا حضرت کے بارے میں تو فرمایا ذرا مسکرا کر کہ ان کی طرف تو میں بذاتِ خود متوجہ رہتا ہوں (گویا وہ متوجہ ہو یا نہ ہو)۔

انشاء اللہ تعالیٰ میں بھی وہاں اپنے عصا کیساتھ موجود رہوں گا

(۳۲) ۲۳/رجب ۱۴۰۰ھ/۶/جون ۱۹۸۰ء آج بعد عشاء عزیز عبدالحفیظ نے صلوٰۃ وسلام کے بعد میری (حضرت شیخ) طرف سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ یہاں حرمین کا رمضان چھوڑ کر پاکستان (فیصل آباد) اس لیے جا رہا ہوں کہ وہاں لوگوں کو اللہ اور اس کے حبیب کا نام لینا آجائے اس کے لیے دعا فرمائیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس سے بڑھ کر کونسا کام

ہوسکتا ہے پھر فرمایا کہ عمرہ کا ثواب تو انشاءاللہ کہیں گیا نہیں۔ پھر بہت دیر تک دعا فر ۔ بعد بہت وقار سے فرمایا کہ ہمیں تو فیصل آباد کا خود بھی اہتمام ہے انشاءاللہ تعالیٰ میں بھی اپنے عصا کے ساتھ وہاں موجود رہوں گا۔

(۳۳) میں تو ساتھ ہی ہوں انشاءاللہ تعالیٰ

۱۷/ شعبان المعظم ۱۴۰۰ھ ۳۰/ جون ۱۹۸۰ء آج بعد ظہر ایک بزرگ نے روضۂ اقدس پر صلوٰۃ وسلام عرض کیا اور حضرت کی طرف سے اس سفر کے بارے میں عرض کیا کہ بہت سہم سوار ہے جس کے لیے خیریت کی دعا فرمائیں تو دیکھا جیسے ایک بڑی سی گھٹڑی ہے جس میں مختلف قسم کا سامان ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہم تو اپنا سامان سفر باندھ چکے پھر دعا کے لیے عرض کیا تو فرمایا کہ میں تو ساتھ ہی ہوں انشاءاللہ تعالیٰ۔

سفر افریقہ کی تحریک

لندن اور پاکستان کے سفروں کے بعد جنوبی افریقہ کے خدام کا تقاضا بھی ہوا کہ حضرت شیخ زید مجدہٗ کا ایک رمضان وہاں گذرے یہ بھی حسب دستور اجازت ملنے پر طے ہوگیا۔ انشاءاللہ حسب بشارت یہ سفر بھی کامیاب ہوگا۔

بشارت متعلقہ سفر افریقہ

(۳۴)

ان کی مثال بادل کی سی ہے

۲۷ صفر ۱۴۰۱ھ ۳/ جنوری ۱۹۸۱ء اس شب میں بعد عشاء ایک بزرگ نے صلوٰۃ وسلام عرض کرنے کے بعد حضرت کی طرف سے بھی صلوٰۃ وسلام کے بعد اور حضر وسفر میں صحت وعافیت اور رمضان شریف بخیر وعافیت گزرنے کے لیے دعا کی گزارش کی حضور صلی اللہ علیہ وسلم پہلے تو ذرا مسکرائے پھر دعا فرمائی تھوڑی دیر بعد ایسے لگا جیسے دنیا کا نقشہ سامنے ہے مدینہ منورہ سے لے کر افریقہ تک نگاہ دوڑائی جیسے محسوس فرمایا کہ بیچ میں کہیں کوئی اٹک سی ہے اس جگہ ہاتھ سے ٹٹولا تو ایک بہت بڑا چکی کا پاٹ سا تھا جو لوہے کا وزنی اور زمین کے اندر کافی گہرائی میں دھنسا ہوا تھا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے زور لگا کر اکھاڑا جس سے وہ اکھڑ گیا اور باہر آ گیا۔ پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے زور لگا کر اس کو دھکیلا اور سمندر میں پھینک دیا پھر جس جگہ سے نکالا تھا وہاں سے چونکہ گڑھا سا بن گیا تھا اس لیے اس کو اپنے دست مبارک سے ادھر ادھر کی مٹی سے پُر کیا اور وہ فوراً ہی پُر ہو گیا۔ پھر اس پر ہاتھ پھیر کر زمین کی سطح کے افق پر برابر کر دیا۔ اس سے فارغ ہو کر فرمایا ان کی (حضرت شیخ) مثال بادل کی سی ہے کہ یہ انبیاء کے وارث ہیں اس میں سے جو پانی برستا ہے وہ خیر ورحمت ہی ہوتا ہے مگر اس سے فائدہ وہی زمین اٹھاتی ہے جو نرم ہو اور بنجر وسخت زمین کو اس سے فائدہ نہیں ہوتا۔ پھر افریقہ کی طرف دیکھ کر فرمایا کہ یہاں کی زمین تو ماشاء اللہ بہت اچھی اور نرم ہے۔

(۳۵) کام کا اچھا میدان ہے

۴/ ربیع الاوّل ۱۴۰۱ھ ۱۰ جنوری ۱۹۸۱ء اس شب میں ایک بزرگ نے صلوٰۃ وسلام کے بعد حضرت کی طرف سے صلوٰۃ وسلام عرض کیا اور عرض کیا کہ رمضان شریف ... میں حضرت کو پوچھتے ہوئے شرم آتی ہے۔ مگر قوانین اور پابندیوں کی وجہ سے دعا بھی فرمائیں اور حکم بھی فرمائیں دیکھا جیسے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کسی باغیچہ میں مشغول ہیں فرمایا کیا ابھی طے نہیں کیا؟ اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کر کے طے تو کرہی لیں پھر دیکھا جیسے کسی اور علاقہ میں کھڑے ہیں اور ہاتھ میں ایک کارتون ہے جس میں بہت سی ٹافیاں ہیں اور انھیں اس علاقہ میں بانٹیں جارہے ہیں۔ اسی طرح مختلف علاقوں میں گھومتے اور بانٹتے جارہے ہیں اس دوران فرمایا بہت اچھے لوگ ہیں اور کام کا بہت اچھا میدان ہے۔ اگر اصول سے کام کیا جائے اور مجھے ایسا لگا کہ وہ سارا علاقہ گویا افریقہ کا علاقہ ہے اس کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم تھوڑی دیر اور ان علاقوں میں رہے اس کے بعد فرمایا کہ طے کرہی لو اور یہ آیت تلاوت فرمائی فاذا عزمت فتوکل علی اللہ۔ اللہ برکت فرمائے۔

(۳۶) سفر افریقہ کا کوٹہ

۳/ ربیع الثانی ۱۴۰۱ھ ۷/ فروری ۱۹۸۱ء اس شب میں ایک بزرگ نے صلوٰۃ وسلام کے بعد حضرت کے لیے دعا کی گزارش کی خاص طور سے افریقہ کے لیے۔ دعا کیلئے چونکہ صوفی اقبال صاحب نے بھی کہا تھا اس لیے ان کیلئے بھی دعا کی درخواست کی۔ دیکھا جیسے حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے دائیں

جانب کسی چیز کی ڈھیر لگی ہوئی ہے اس میں سے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں ہاتھوں سے صوفی جی کو دینا شروع کیا کہ صوفی صاحب کے ہاتھ میں ایک تھیلا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کئی دو ہتھے اس میں ڈالے اس کے بعد حکیم عبدالقدوس صاحب کے لیے بھی دعا کے لیے عرض کیا وہ بھی جیسے پیچھے کھڑے تھے ان کے تھیلے میں بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کئی دو ہتھے ڈالے اس کے بعد دیکھا کہ وہ چیز جو ان کے تھیلوں میں ڈالی بہت پھیلی ہوئی اور نیچے تک بھری ہوئی ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس سفر کے لیے تو ہم نے یہ مستقل کوٹہ کر دیا ہے اس کے بعد دیکھا کہ سامنے دور کئی باغ اور باغیچے قائم ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی طرف دیکھ کر فرمایا کہ اس سفر میں ان شاء اللہ کئی باغ اور کئی باغیچے لگیں گے۔ پھر تھوڑی دیر میں دیکھا جیسے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کچھ آدمی بیٹھے ہیں اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان سے کچھ مشورہ اور حساب کتاب کی باتیں کر رہے ہیں۔ موصوف نے دعا کے وقت یہ بھی عرض کیا تھا کہ حضرت پر افریقہ کے سفر کا بہت بوجھ ہے کہ اس کا زور شور بہت ہو گیا۔ حضور سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمھارے ہاں بھی شور زور ہے اور ہمارا تو سارا عملہ اسی کی فکر میں لگا ہوا ہے۔ پھر فرمایا کہ انھیں (حضرت شیخ زید مجدہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے) زیادہ بوجھ اپنے اوپر نہیں لینا چاہیئے البتہ دعا ضرور کرتے رہیں۔"

(از مرتب: چنانچہ انما انا قاسم واللہ یعطی کا ظہور اسی طرح ہوا کہ راقم الحروف کا انتظامِ سفر بہت سہولت سے ایسی جگہ سے ہو گیا جہاں کا گمان بھی نہ تھا)

(۳۸) یہ (حضرت شیخ) دین کے ستون اور حق کی علامت ہیں

۲۸ / جمادی الثانی ۱۴۰۱ھ ۲ / مئی ۱۹۸۱ء آج شب شنبہ میں صلوٰۃ وسلام عرض کرنے کے بعد حضرت کے لیے دعا کے لیے عرض کیا دیکھا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما ہیں۔ سامنے ایک دیگ ہے اور اس میں سفید رنگ کا حلوا ہے۔ حضور سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک رکابی اس سے بھری اور جیسے کسی کو کہیں لے جانے کے لیے دی پھر موصوف کی طرف دیکھ کر مسکرا کر فرمایا یہ رکابی حسب معمول انھیں ہی بجھوا رہا ہوں اس کے بعد صوفی اقبال صاحب کے لیے دعا کا عرض کیا دیکھا جیسے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ میں خوبصورت فوجی بوٹ وہ اوپر سے پھاڑ اگیا ہے اور اس میں ایک مادہ جیسے دو انڈوں کی زردی سفیدی ملا کر ڈال رہے ہیں اور اپنی انگلیوں کو اس پر مل رہے ہیں اور ساتھ ساتھ مسکرا کر فرمارہے ہیں کہ پختگی اور پائیداری تو ہے ہی عمدہ چیز مگر نرمی کے ساتھ ہونی چاہیئے اور بوٹ کو مروڑ کر دکھایا کہ جوتا بھی پائیدار ہو مگر سخت ہو تو پاؤں پر اچھا نہیں لگتا کجا انسان اور صوفی بھی پختگی اور مضبوطی تو ہونی ہی چاہیئے اور جتنی بھی ہو اچھا ہے مگر نرمی کے ساتھ پھر صوفی صاحب کو وہ بوٹ پہنائے تو وہ نیچے سے خود بخود اونچے ہونے لگے اور ایڑی زمین پر رہی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مسکرا کر فرمایا کہ اس سے انشاء اللہ ترقی ہوگی عرض کیا صوفی صاحب نے افریقہ کی رمضان کی نیت کر لی تو ہے۔ بقیہ انتظام وغیرہ کی سہولت کے لیے دعا کرائی ہے۔ دیکھا جیسے سامنے آیت اِن تنصر اللہ ینصرکم نقش ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے گویا توجہ سے یہ فرمایا کہ اس کی فکر سے یہ بالاتر ہیں اس کا تو اللہ نے وعدہ فرمایا ہوا ہے پھر موصوف

نے ڈاکٹر اسمٰعیل صاحب کی طرف سے عرض کیا کہ وہ اور ان کے صاحبزادے دونوں ہی حضرت کے ساتھ افریقہ لندن جارہے ہیں اور پیچھے کوئی ذمہ دار نہیں دکان وغیرہ کے مسائل ہیں اس کے لیے دعا کی درخواست کرتے ہیں پہلے تو وہی آیت ان تنصروا اللہ ینصرکم سامنے آئی مع سابقہ تفہیم سامنے آئی پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے سنجیدگی و وقار سے فرمایا کہ یہ (حضرت) دین کے ستون ہیں اور حق کی علامت ہیں۔ انکی ہر قسم کی خدمت دین کی خدمت ہے اور ان کا قرب ومعیت حق کی قرب ومعیت ہے۔

(۳۸) یہ اس وقت میرا لاڈلا بیٹا ہے۔

شب جمعرات ۲۶/ جمادی الثانی ۱۴۰۱ھ ۳/ اپریل ۱۹۸۱ء آج شب ایک بزرگ نے صلوٰۃ وسلام کے بعد دعا کے لیے عرض کیا تو دیکھا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک پیلے کا معائنہ فرمارہے ہیں اور بہت اہتمام سے اس میں جو انگور جیسا پھل ہے اس پر دست مبارک پھیر رہے ہیں پھر فرمایا کہ ہم نے رات ان کے لیے ثرید بھیجا تھا اور اس وقت یہ بھجوا رہے ہیں پھر موصوف نے افریقہ کے سفر کے لیے دعا کا عرض کیا تو فرمایا کہ جتنی دعا و توجہ زور سے ہوں گی اتنی ہی برکت انشاء اللہ زیادہ ہوگی اور فرمایا کہ اس سفر سے پورے افریقہ کی نیت کریں۔ تھوڑی دیر بعد محسوس ہوا جیسے حضور صلی اللہ علیہ وسلم حضرت کی طرف بہت محبت سے دیکھ رہے ہیں اور فرمارہے ہیں کہ یہ میرا اس وقت لاڈلا بیٹا ہے اور لاڈلا بیٹا جب سمجھدار بھی ہو اور باادب بھی ہو تو پھر کتنا پیارا ہوتا ہے بہت دیر تک محبت بھرے انداز سے دیکھتے رہے۔

وَجُودُہٗ بَرَکَۃٌ وَمَشْیُہٗ اَوْذَہَابُہٗ رَحْمَۃٌ

(۳۹) شب جمعہ ایک بزرگ نے صلوٰۃ وسلام کے بعد حضرت کے لیے دعا کا عرض کیا خصوصاً افریقہ کے رمضان کے لیے۔ دیکھا جیسے اسٹیڈیم کی مسجد کے اوپر سے بہت بڑا تیزی سے بہت نورانی شعلہ آگ کی طرح نکلا اور یکایک دور دور تک اس کے اثرات پھیل گئے ہیں اور اس کا اثر جیسے ہر چیز میں محسوس ہو رہا ہے۔ تھوڑی دیر بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (حضرت کے بارے میں) وَجُودُہٗ بَرَکَۃٌ وَمَشْیُہٗ اَوْذَہَابُہٗ رَحْمَۃٌ پھر دیکھا جیسے حضور صلعم تشریف فرما ہیں اور آس پاس اور اصحاب بھی ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک گلاس کسی شربت کا موصوف کو عنایت فرمایا اور ایک بہت خوبصورت جگ پاس پڑا ہے حضور صلعم کچھ پڑھ کر اسی پر دم بھی فرمائے جاتے ہیں جیسے یہ جگ حضرت کو ارسال کرنا ہے۔

قطب الاقطاب

(۴۰)

ایک بزرگ نے اپنا طویل مکاشفہ بیان کیا جس میں حضرت شیخ پر خصوصی انعام الطاف دیکھے تو دل میں خیال گزرا کہ حضرت شیخ قطب زمان ہیں اس خیال کے آنے پر حضور صلعم نے فرمایا قطب کیا چیز ہے وہ قطب الاقطاب ہیں۔ فقط (اسی کو اصطلاح صوفیہ میں غوث اور قطب مدار بھی کہا جاتا ہے)۔ اللھم صل علی روح محمد صلی اللہ علیہ وسلم فی الارواح وصل علی جسدہ فی الاجساد وعلی قبرہ فی القبور وعلی آلہ وصحبہ بقدر حسنہ وجمالہ برحمتک یا ارحم الراحمین

محمد اقبال (مدینہ منورہ)
جمعۃ المبارک ۱۱ رجب المرجب ۱۴۰۱ھ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

قَالَ اللّٰہُ تعالیٰ

اَلَمْ يَاْنِ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْ تَخْشَعَ قُلُوْبُهُمْ لِذِكْرِ اللّٰهِ

کیا وقت نہیں آیا ایمان والوں کو، کہ گڑگڑائیں اُن کے دل اللہ کی یاد سے

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

لِکُلِّ شَیْءٍ صِقَالَۃٌ وَّاِنَّ صِقَالَۃَ الْقُلُوْبِ ذِکْرُ اللّٰہِ

ہر چیز کا ایک چمکانے والا ہوتا ہے اور قلوب کو چمکانے والا اللہ کا ذکر ہے

صِقَالَۃُ الْقُلُوْب

جس میں

حسب الارشاد قطب الاقطاب حضرۃ شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا صاحب دامت برکاتہم

سلاسل اربعہ کے ابتدائی اذکار و اشغال مع جمیع فوائد کے جمع کیے گئے ہیں۔

جس کا مطالعہ

حضرت شیخ دامت برکاتہم کے متوسلین میں ذکر تعلیم کرنے والوں کے لیے

نمونہ اور عام سالکین کے لیے موجب شوق و شرحِ صدر رہے

مُرتّبہ

محمد اقبال، مدینہ منورہ

الناشر

الدکتور محمد اسمٰعیل المیمنی المدنی

ملنے کا پتہ

اِدارۂ اسلامیات ۱۹۰- انارکلی، لاہور